34852 ـ حدیث " لوگ تاخیر کرتے رہیں گے تو اللہ تعالی بھی انہیں موخر کر دے گا " کی شرح

سوال

میں درج ذیل حدیث کی شرح معلوم کرنا چاہتا ہوں ؟
" ہمیشہ قوم تاخیر کرتی رہے گی حتی کہ اللہ تعالی انہیں موخر کر دے گا "

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نے اپنے صحابہ کو تاخیر کرتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے:

" اگے آؤ اور میری اقتدا کرو، اور دو تمہارے بعد آئیں وہ تمہاری اقتدا کریں، لوگ پیچھے رہتے رہینگے حتی کہ اللہ تعالی بھی انہیں موخر کر دے گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (438).

حدیث کا معنی یہ ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صحابہ کرام کو پہلی صف سے پیچھے رہتے ہوئے دیکھا تو انہیں اپنی اقتدا کا کہا اور ان کے بعد آنے والے ان کی اقتدا کریں، جو پچھلی صفوں میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ سکتے تو ان کی اقتدا کریں.

اور اس معنی کا بھی احتمال ہے کہ:

ان کے بعد امت کے لوگ ان کی اقتدا کریں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وہ طریقہ بتاییں گے جو انہوں نے دیکھا تھا.

یہ سندی رحمہ اللہ کا قول ہے.

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہمیشہ لوگ پیچھے رہتے رہینگے حتی کہ اللہ تعالی انہیں پیچھے کر دے گا "

یعنی: لوگ پہلی صف یا اگلی صفوں سے پیچھے رہنے کے عادی ہو جائینگے حتی کہ اللہ تعالی انہیں بطور سزا پیچھے کر دے گا.

ایك قول یہ بھی ہے کہ: اس کا معنی یہ ہے کہ:

اللہ تعالی انہیں اپنی رحمت یا جنت سے پیچھے رکھے، یا فضل عظیم یا عظیم مرتبہ یا علم سے پیچھے رکھے گا.

اس میں کوئی مانع نہیں کہ حدیث کو ان سب معنوں پر محمول کر لیا جائیگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کچھ لوگوں کو پیچھے رہتے ہوئے دیکھا:

یعنی وہ پہلی صف میں آگے نہیں آ رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہمیشہ ہی لوگ پیچھے رہینگے حتی کہ اللہ تعالی انہیں پیچھے کر دے گا "

اس بنا پر خدشہ ہے کہ انسان جب عبادت میں پیچھے رہنے کا عادی بن جائے تو اللہ تعالی بطور ابتلاء اسے ہر قسم کی خیر میں پیچھے کر دے. اھـ مختصرا

ماخوذ از: فتاوی ابن عثیمین (13 / 54).

بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ اس سے منافقوں کی ایك جماعت مقصود ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عام ہے منافقین کے ساتھ خاص نہیں.

شوکانی رحمہ اللہ تعالی " نیل الاوطار " میں کہتے ہیں:

ایك قول یہ ہے کہ: یہ منافقوں کے متعلق ہے، اور ظاہریہ ہوتا ہے کہ یہ منافق اور غیر منافق سب کے لیےعام ہے، اور اس حدیث میں پہلی صف میں نماز کی ادائیگی پر ابھارا گیا، اور پہلی صف سے پیچھے رہنے سے نفرت دلائی گئی ہے. اھـ

حاصل یہ ہوا کہ: اس حدیث میں آدمی کے لیے پہلی یا اگلی صفوف میں نماز ادا کرنے کی ترغیب، اور پچھلی صفوں میں نماز ادا کرنے کی عادت بنانے کی مذمت کی گئی ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں نیکی اور بھلائی کے کاموں میں آگے بڑھنے اور جلدی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .